بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھٹکل میں عرب مسلمانوں کی آمد اور پہلی مسجد کی تعمیر

از: مولانا محمد شفیع قاسمی بن ڈاکٹر علی ملپا صاحب بھٹکلی مدظلہ

داعی اسلام حضرت مالک بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ کی بھٹکل آمد: ۲۲ ہجری مطابق ۶۴۳ عیسوی میں حضرت مالک بن حبیب بن مالک رحمۃ اللہ علیہم (مدفون Kodungallur، کیرالہ) کا پاکنور (بھٹکل)، منگلور، کاسرکوٹ، جرپٹن، درپٹن، پندرینہ، شالیات، کوڈنگلور، کولم وغیرہم میں دعوتی دورہ کرنا اور مساجد کا تعمیر کرنا مشہور و معروف ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اور انکے رفقا اسلام کی دعوت کے ساتھ یہاں تشریف لائے۔ شیخ زین الدین احمد ملیباری رحمۃ اللہ علیہ تحفة المجاهدين میں لکھتے ہیں۔ فخرج مالک بن حبيب إلى كولم بماله وزوجته وبعض أولاده، وعمَّر بها مسجداً، ثم خرج منها بعدها وخلى زوجته فيها إلى هيلى ماراوى وعمر بها مسجداً ،ثم إلى باكنور (باتكل Bhatkal) وعمَّر بها مسجداً ، ثم رجع إلى منجلور (Mangalore) وعمر بها مسجداً ،وخرج منها إلى كاجركوت وعمَّر بها مسجداً..........(تحفة المجاهدين في بعض أخبار البرتكاليين، ص ١٥)

ترجمہ: حضرت مالک بن حبیبؒ اپنے اہل خانہ کے ساتھ کولم پہنچے، اور وہاں ایک مسجد تعمیر کی، اہل خانہ کو یہاں چھوڑ کر ہیلی مارا گئے، وہاں ایک مسجد تعمیر کی، پھر وہاں سے پاکن اُور (بھٹکل) گئے، اور مسجد تعمیر کی، پھر وہاں سے منگلور واپس آئے، اور وہاں مسجد تعمیر کی، پھر کاسرکوٹ میں بھی مسجد تعمیر کی۔

"تحفة المجاهدين" کی تحقیق و تعلیق کرتے ہوئے استاذ حمزہ صاحب لکھتے ہیں۔ "پاكنور (Pakanur) تقع في ولاية كرناتكا (Karnataka) وهي معروفة اليوم باسم بدكل (Bhatkal)." (تعليق على تحفة المجاهدين، ص ٤٧، ناشر مكتبة الهدى كاليكوت)

ترجمہ: پاکنور (Pakana Ooru) ریاست کرناٹک کا ایک شہر ہے، جو اب بھٹکل کے نام سے معروف ہے۔

داعی اسلام حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی بھٹکل آمد: شیخ زین الدین بن محمد غزالی ملیباری رحمۃ اللہ علیہا لکھتے ہیں۔

سافر شرف بن مالک، ومالک بن دينار، ومالک بن حبيب وزوجته قمرية وغيرهم مع الأولاد والأتباع إلى مليبار في مركب فوصل إلى كدنكلور........ثم إلى پاكنور (Bhatkal)، وعمر بها مسجداً،................ومنها إلى كدنكلور (Kodungallur) عند عمه مالک بن دينار ثم سافر منها إلى المساجد المذكورة وصلى في كل مسجد منها ورجع إلى كدنكلور شاكر الله وحامدا له لظهور دين الاسلام في أرض ممتلئة كفراً. (تحفة المجاهدين، ص ٢٨)

ترجمہ: حضرت شرف بن مالک، حضرت مالک بن دینار، اور حضرت مالک بن حبیب بن مالک رحمۃ اللہ علیہم مع اہل عیال اپنے ملک (عرب الستان) سے بذریعہ پانی جہاز کوڈنگلور (Kodungallur) کیرالہ آئے۔ حضرت مالک بن دینار وغیرہ کو کوڈنگلور چھوڑ کر

مختلف جگہوں پر مساجد تعمیر کرتے ہوئے حضرت مالک بن حبیب رحمۃ اللّٰہ علیہ پاکنور (بھٹکل) پہنچے، وہاں بھی مسجد تعمیر کی، (پھر دوسرے مقامات پر بھی مساجد تعمیر کیں) اس کے بعد کوڈنگلور (Kodungallur) کیرالہ اپنے چچا حضرت مالک بن دینارؒ (یہ مالک بن دینار بخاری کے راوی سے متقدم ہیں) کے پاس واپس آئے۔ کچھ مدت کے بعد اپنے چچا حضرت مالک بن دینارؒ کو تمام مساجد کا معائنہ کرایا۔ ہر مسجد میں حاضر ہوکر نمازیں پڑھیں اور اللّٰہ کا شکرادا کرتے ہوئے کوڈنگلور واپس آئے۔

بھٹکل کی پہلی مسجد: یقینی طور پر معلوم نہیں کہ بھٹکل میں کون سی مسجد پہلے تعمیر ہوئی۔ لیکن مشہور ہے کہ غوثیہ مسجد سب سے پہلے تعمیر ہوئی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جامع مسجد پہلے تعمیر ہوئی۔ اگر غوثیہ مسجد کو پہلی مسجد مان لی جائے تو جامع مسجد بھٹکل کا دوسری مسجد ہونا یقینی ہے، آغاز اسلام 611 عیسوی کے فوراً بعد یہ علاقہ اسلام کی دولت سے روشناس ہوا۔ عرب تجار کے ذریعہ اسلام کا تعارف ہوا۔ اور مقامی لوگ بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مالک ابن حبیبؒ وغیرہ نے کیرالہ اور بھٹکل میں دعوت اسلام کا کام کیا اور کیرالہ، منگلور، بھٹکل وغیرہم میں مساجد تعمیر کیں۔ اکثر مسلمانان کیرالہ کی رائے ہے کہ یہ مساجد ۲۲ھ ہجری میں تعمیر ہوئیں اور کتبوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مالک بن حبیبؒ کی تعمیر کردہ مساجد ۲۲ھ ہجری کی ہیں۔ لہٰذا بھٹکل کی پہلی مسجد ۲۲ھ ہجری مطابق ۶۴۳ء عیسوی کی ہوگی۔ اللّٰہ اعلم

انیس غزالی غلام صاحب اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں۔ ”شرف بن مالکؒ، و مالک بن حبیبؒ اور ان کے رفقاء نے اس علاقہ میں بہت سی مساجد تعمیر کیں۔ جس میں Kodungallur کی مسجد ۱۱/رجب المرجب ۲۱ھ، اور کولم کی مسجد ۲۷/رمضان المبارک ۲۱ھ، اور بھٹکل کی مسجد ۱۰/ربیع الاول ۲۲ھ، اور منگلور کی مسجد ۲۷/جمادی الاول ۲۲ھ، اور کاسرکوٹ کی مسجد ۱۳/رجب المرجب ۲۲ھ میں تعمیر کی گئیں۔“

شیخ زین الدین احمد ملیباری رحمۃ اللّٰہ علیہ **تحفة المجاهدين** میں لکھتے ہیں۔

”حضرت مالک بن حبیبؒ اپنے اہل خانہ کے ساتھ کولم پہنچے، اور وہاں ایک مسجد تعمیر کی، اہل خانہ کو یہاں چھوڑ کر ہیلی مارا گئے، وہاں ایک مسجد تعمیر کی، پھر وہاں سے پاکن اُور (بھٹکل) گئے، اور مسجد تعمیر کی، پھر وہاں سے منگلور واپس آئے، اور وہاں مسجد تعمیر کی، پھر کاسرکوٹ میں بھی مسجد تعمیر کی۔“

”**تحفة المجاهدين**“ کی تحقیق و تعلیق کرتے ہوئے استاذ حمزہ صاحب لکھتے ہیں۔ ”پاکنور (Pakana Ooru) ریاست کرناٹک کا ایک شہر ہے، جو اب بھٹکل کے نام سے معروف ہے۔“

شیخ زین الدین احمد ملیباریؒ کا خیال ہے کہ یہ مساجد دوسو ہجری کے بعد تعمیر ہوئیں۔ مگر دیگر مقامات کے کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مساجد سن بائیس (۲۲) ہجری ہی میں تعمیر ہوئی تھیں۔ اللّٰہ اعلم

بھٹکل میں جماعت المسلمین کا قیام: اسلام میں امیر اور قاضی کی بڑی اہمیت ہے۔ جہاں اسلامی حکومت ہو، وہاں حاکم وقت قاضی مقرر کرتا ہے۔ اگر اسلامی حکومت نہ ہو، تو مسلمان اپنے لئے اپنا ایک امیر و قاضی مقرر کرینگے۔ اسی لئے بھٹکل کے مسلمانوں نے شروع ہی سے غالباً 22 ہجری مطابق 643 عیسوی سے اپنا ایک امیر اور قاضی مقرر کیا۔ جو نکاح، طلاق، اقامت جمعہ، و اقامت عیدین اور نزاعی

امور کے حل کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔الحمدللہ پہلی صدی ہجری ہی سے آج تک بحسن خوبی جماعتی نظام جاری ہے۔شیخ محمد بن عبداللہ ابن بطوطہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سفرنامہ میں ہنور Heena ooru(Honnavar)، منگلور، کاسرکوٹ، کالیکٹ وغیرہ میں قاضی سے ملاقات کا ذکر کرتا ہے۔اور فاکنور (بھٹکل) میں امیر وقاضی کا تذکرہ کرتا ہے۔بھٹکل کے ہزار سالہ قاضی صاحبان کے نام معلوم نہ ہو سکے۔افسوس کہ غالباً 1831 عیسوی میں شہر بھٹکل میں مسلمانوں کی دو جماعتیں ہوئیں، اور دو جماعتوں کے الگ الگ قاضی مقرر ہوئے۔

جامع مسجد بھٹکل: جامع مسجد بھٹکل کی پہلی تعمیر کب ہوئی، یقینی طور پر اس کا علم نہ ہوسکا۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بھٹکل کی پہلی مسجد ہے، اوراس کی تعمیر 22 ہجری مطابق 643 عیسوی میں ہوئی۔اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ غوثیہ مسجد کے بعد یہ مسجد تعمیر ہوئی۔

مولانا خواجہ بہاء الدین بن محمد امین اکرمی بھٹکلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب عرب و دیار ہند صفحہ ۴۲۵ کے حاشیہ میں ایک کتبہ کا ذکر کیا ہے جس میں 949 عیسوی (338 ہجری) کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔مشہور سیاح محمد بن عبداللہ بن بطوطہ رحمۃ اللہ علیہ 1342 عیسوی (743 ہجری) میں جب بھٹکل آیا تو لکھتا ہے کہ امیر حسین سلاط رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جامع مسجد تعمیر کی ہے۔جماعت المسلمین بھٹکل کے دفتر میں ایک کتبہ رکھا ہوا ہے، جس میں تعمیر نو کی تاریخ 851 ہجری مطابق 1447 عیسوی لکھا ہے۔اس کے بعد ہمارے بچپن میں اس کی تعمیر ہوئی، پھر 1985 عیسوی میں مکمل مسجد کو شہید کر کے ایک بڑی مسجد تعمیر کی گئی۔اس آخری تعمیر کا سنگ بنیاد حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ (اتر پردیش) وحضرت مولانا قاری امیر حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سابق صدر مدرس اشرف المدارس ہردوئی، مدفون ممبئی) نے رکھا۔جس میں تقریباً پانچ ہزار (5000) سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے۔

1600 عیسوی کے اوائل میں Keladi راجا نے جامع مسجد بھٹکل کیلئے سونے کا ایک برج Kalasa(Pinnacle) تحفہ میں دیا تھا، جو اب جامع مسجد بھٹکل کے منارہ کے اوپر نصب کیا گیا ہے۔اسی وجہ سے ہندو اس مسجد کو چن پلی (Chinna Palli) یعنی سونے کی مسجد کہا کرتے ہیں۔اس جامع مسجد کی امامت اکثر جلیل القدر علماء واتقیاء ہی کرتے رہے ہیں۔قدیم زمانہ میں بلا اجازت قاضی و جماعت المسلمین کسی دوسرے کو خطابت وامامت کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا تھا۔نوسو (900) ہجری (1500 عیسوی) کے اوائل میں اس مسجد کے خطیب وامام فخر نوایت، ابدال وقت حضرت مخدوم فقیہ اسماعیل صدیقا سکریؒ تھے۔اس کے بعد کون خطیب ہوئے معلوم نہ ہوسکا۔البتہ 1700 عیسوی کے آواخر سے چند خطیب وامام کے اسماء درج ذیل ہیں۔(۱) شیخ عمر خطیبؒ (۲) شیخ محمد حسین خطیبؒ (۳) شیخ احمد خطیبؒ (۴) شیخ عمر بن احمد خطیبؒ (۵) شیخ حسن بن عمر بن احمد خطیبؒ (۶) قاضی ابوبکر بن حسن بن عمر بن احمد خطیبؒ (۷) مولانا محمد اسماعیل بن ابوبکر بن حاجی احمد بن ابوبکر اکرمیؒ (۸) محترم عبدالقادر باشاہ بن محمد سکری بن احمد بن محمد عثمان اکرمیؒ (۹) مولوی عبدالباری بن عبدالقادر جیلانی فکردے

مزید تفصیل کیلئے راقم کی کتاب ''تاریخ بھٹکل پر ایک نظر'' کا مطالعہ کریں۔